Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 02,
Jan – March. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

اردو صحافت اور مدارس پنجاب

Urdu Journalism and Madrasas Punjab

Dr. Tariq Majeed*
Assistant Professor, Govt Islamia Graduate College Chiniot.

Version of Record
Received: 08-9-21 **Accepted:**27-10-21
Online/Print:25-March-2022

ABSTRACT

The reform and renewal efforts that are being made to adapt the society to Islamic mold require that an effort be made to the present Islamic teachings about every sector in a systematic form. They are not only important sectors, but they influence all other sectors and play an important role in shaping them. Therefore, it is very important to develop this field on Islamic foundations, but unfortunately, no attention has been paid to this aspect and no serious academic effort has been unfortunately, made in this regard. In this field, Islamic principles do not prohibit this right to work. The effects are very significant. On the one hand, the moral character of journalism and journalists is being affected, on the other hand, due to this deficiency, our society is getting worse.

Keywords: *Reform , Renewal, Adapt, Mold, Systematic, Influence, Foundations, Significant, Deficiency*

تمہید:

مدارس میں اردو صحافت کے کردار پر سیر حاصل گفتگو کرنے سے پیشتر ہم صحافت کے لغوی اور اصطلاحی مفاہیم پر غور کرتے ہیں۔ صحافت "اخبار نویسی، اخبارات یا جرائد کے لیے نامہ نگاری "خبر رسانی وغیرہ"۔(۱) نسیم اللغات میں صحافت کے بارے میں یوں تعریف کی گئی ہے کہ "اخبار سے متعلقہ کام اور باتیں"۔(۲)جواہر اللغات اردو کے مرتب پروفیسر بشیر احمد صدیقی نے صحافت کو ایسے بیان کیا ہے صحافت سے مراد "اخبار نویسی ہے"۔(۳) ڈاکٹر

عبد السلام خورشید اپنی کتاب فن صحافت میں لکھتے ہیں کہ "صحافت کا لفظ صحیفہ " سے نکلا ہے۔ "صحیفہ " کے لغوی معنی ہیں کتاب یا رسالہ بہر حال عملاً ایک عرصہ دراز سے صحیفے سے مراد ایسا مطبوعہ مواد ہے۔ جو مقررہ وقفوں کے بعد شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ تمام اخبار اور رسائل صحیفے ہیں، اور جو لوگ ان کی ترتیب و تحسین اور تحریر سے وابستہ ہیں انہیں صحافی کہا جاتا ہے اور ان کے پیشے کو صحافت کا نام دیا گیا ہے "(۴)

" صحافت عربی زبان کا لفظ صحف سے ماخذ ہے جس کے لغوی معنی کتاب، رسالے یا صفحے کے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کا متبادل لفظ Journalism ہے جو لفظ Journal سے ماخذ ہے، اس کے لفظی معنی روزانہ کا حساب کا بہی کھاتہ یا روزنامچہ کے ہیں زمانہ قدیم میں مصحف یعنی صحیفہ اور صحائف کی اصطلاحیں "مقدس تحریروں" کے لئے مخصوص تھیں اور مقدس کتب یا آسمانی صحائف کے قلمی نسخے تیار کرنے والے خوش نویس "صحافی" کہلاتے تھے"۔(۵)

خبر کی تصدیق یا صحافی کے بارے میں قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوا ہے۔ "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں تم نادانی سے کسی گروہ کو نقصان پہنچاؤ اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ"(٦)

خبر سے مراد ابلاغ بھی لیا گیا ہے جو خیالات، نظریات، میرے دماغ میں ہیں وہ الفاظ کے ذریعے دوسرے شخص تک پہنچانے کا نام ہے۔ خیالات، جب الفاظ کا لباس پہن لے اور زبان کے ذریعے ان کی ترسیل ہو تو اسے بھی ابلاغ کا نام دیا جاتا ہے۔ "ابلاغ، عربی لفظ "بلغ" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں " پہچانا" انگریزی لفظ Communication کا مادہ لاطینی لفظ Communis ہے جب ہم ابلاغ کرتے ہیں تو در حقیقت ہم کسی کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔(۷)

" رات کی تاریکی میں راستے کے نشیب و فراز سے آگاہی حاصل کرنے، دوست اور دشمن کی پہچان اور اندھیرے کی چادر میں چھپے ہوئے خطرات سے خبر دار رہنے کیلئے جس طرح چراغ کی روشنی انسان کی بنیادی ضرورت ہے اسی طرح زمین میں قافلہ حیات کے محفوظ سفر کیلئے ایسے ذرائع کا بہم ہونا ضروری ہے جسن سے اہل قافلہ کو اپنے ماحول اور گردو پیش کے حالات و واقعات کے بارے میں بے لاگ اور قابل اعتماد معلومات حاصل ہوتی رہیں۔ ان دنوں انسان کی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کا ذریعہ اخبار ہے یہ ذریعہ یعنی خبروں کی ترسیل ہمیشہ اور ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے۔ اس وقت بھی جب فن طباعت شروع نہیں ہوا تھا اور موجودہ دور کے ترقی یافتہ اخباروں کا کوئی تصور نہ تھا"۔(۸)

پرانے وقتوں میں جب بادشاہ نے اپنی رعایا تک کوئی پیغام پہنچانا ہوتا تو لوگ نقارے کی آواز پر اکٹھے ہو جاتے اور پھر انہیں بادشاہ کا حکم سنا دیا جاتا۔ زمانے نے جب ترقی کی تو بادشاہوں کے اہم اعلانات علاقہ کی مشہور جگہوں پر پتھروں پر کنندہ کر کے رکھ دیئے جاتے تاکہ آتے جاتے لوگ انہیں پڑھ یا سن لیں۔ لکھائی کیلئے پتھر، درختوں کے پتوں، کھال، مٹی کی اینٹوں سے بھی کام لیا جاتا تھا اس کے علاوہ کسی بلند عمارت پر چڑھ کر بھی اعلانات کئے جاتے تھے تاکہ عوام بادشاہوں کے احکامات سے آگاہ رہیں۔

ڈاکٹر سید عبدالسراج نے صحافت حصہ اول نے کچھ یوں رقم فرمایا ہے۔ "اخبار نویسی کیلئے مسجد کی دیواروں کو اس لئے ذریعہ بنایا گیا کہ وہاں نہ صرف مقامی باشندے باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے بلکہ اہم عبادات پر دور دراز کے لوگ بھی پہنچتے تھے اور جب وہ اپنے شہروں یا بستیوں کو لوٹتے تو اپنے متجسس ہم وطنوں اور ہم نشینوں کو تمام خبروں سے آگاہ کر دیتے تھے جو انہوں نے مسجد کی دیوار پر کنندہ عبارت سے اخذ کی تھیں"(۹)

جام جہاں نما کو اردو زبان کا پہلا اخبار کہا جاتا ہے یہ 1822ء میں کلکتہ سے جاری ہوا، یہ فارسی کا اخبار تھا لیکن اردو زبان میں ضمیمہ بھی جاری کیا لیکن کچھ محققین جام جہاں نما کو خالصتاً اردو کا اخبار گردانتے ہیں "برصغیر پاک و ہند میں اردو صحافت کا آغاز جام جہاں نما سے ہوا، لیکن اردو کا پہلا دبستان صحافت دہلی اردو اخبار تھا جسے مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولانا محمد باقر نے 1837ء میں جاری کیا"۔(۱۰)

برصغیر میں مدارس معاشرے کا ایک ناگزیر جزو رہے ہیں اس لئے صحافت جہاں معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں یہ مدارس پر بھی اپنے اہم اثرات مرتب کرتی ہے۔ چونکہ صحافت معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے اور معاشرہ اس پر اثر انداز ہوتا ہے صحافت کی بے پناہ ترقی کے اس دور میں معاشرے سے اس کا چولی دامن کا ساتھ ہو گیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں جہاں جہاں مدارس قائم تھے وہاں کے مدرسین اکرام اپنے اپنے متعلمین کو سبق کے بارے میں تفصیل، تشریح اور توضیع وغیرہ کے سلسلہ میں کبھی لکھ کر دیتے تو کبھی ان کو لکھوا دیتے تھے۔ بعض اوقات ان کو اہم معلومات کیلئے اپنے خطبات کتابی شکل میں چھپوانے کی بھی نوبت آجاتی ان مدارس میں لوگوں کی دینی اخلاقی، اصلاحی اور فنی تعلیم کیلئے رسائل جاری کئے۔ کچھ رسائل سالانہ کی بنیاد پر چھپتے تھے، کچھ ماہانہ کی بنیاد پر.

ماہنامہ رسائل:۔

پاکستان بننے سے پہلے بر صغیر پاک وہند سے درج ذیل رسائل نکلتے تھے۔ان رسائل میں بیشتر کے مدیر، پبلشرز علماء کرام ہی تھے۔ ذیل میں ان رسائل کی اجمالی فہرست درج کی جاتی ہے۔

نام رسالہ	**مقام اشاعت**
اتحاد	لکھنو
اخبار المشائخ	اسلام آباد
اسوہ حسنہ	میرٹھ
الایمان	دہلی
البرہان	دہلی
البشیر	اٹاوہ
الجمعیت	دہلی
الرشید	دیوبند
الفرقان	بریلی
القاسم	دیوبند
اہل حدیث	امرتسر
پیشوا	دہلی
تصوّف	لکھنو
درویش	دہلی
دل گداز	لکھنو
ستارہ صبح	لاہور

صوفی	منڈی بہاؤالدین
عصمت	لکھنو
محشر	لکھنو
مہذب	لکھنو
مولوی	دہلی
نظام المشائخ	دہلی

ان میں سے بیشتر رسائل ماہنامہ تھے اور ان میں اعلیٰ درجہ کے علمی و تحقیقی مقالات و مضامین شائع ہوتے تھے۔

پاکستان بننے کے بعد پنجاب کے علماء کرام کے جاری کردہ رسائل

نام رسالہ	**مقام اشاعت**
الاحرار	ملتان
الاشراق	لاہور
الجامعہ	چنیوٹ
الحامد	ملتان
الحسن	لاہور
الحقانیہ	ساہیوال ضلع سرگودھا
الخیر	ملتان
الدعوہ	لاہور

الشریعہ	گوجرانوالہ
الرشید	لاہور
السعید	ملتان
الصیانتہ	لاہور
الصدیق	ملتان
المنتظر	لاہور
المنبر	فیصل آباد
انوار ختم نبوت	لاہور
انوارالصوفیہ	قصور
انوار مدینہ	لاہور
ترجمان اسلام	لاہور
پیام زینب	میانوالی
حکمتِ قرآن	لاہور
خدام الدین	لاہور
خضر نما	ملتان
دعوت الی اللہ	لاہور
رضوان	لاہور
ریاض العلم	اٹک
سلطان العارفین	گکھڑ منڈی
سوئے حجاز	قصور

شمس الاسلام	بھیرہ
شمع ہدایت	بہاولپور
صراط مستقیم	راولپنڈی
صوت الاسلام	فیصل آباد
ضیائے حرم	لاہور
ضیائے قمر	گوجرانوالہ
عرفات	لاہور
کنزالایمان	لاہور
لولاک	ملتان
ماہنامہ حق چاریارؓ	چکوال
معارف الاسلام	لاہور
محاسن اسلام	ملتان
محدث	لاہور
میثاق	لاہور
مدینتہ العلم	فیصل آباد
ملّیہ	فیصل آباد
منہاج القرآن	لاہور
نصرۃ العلوم	گوجرانوالہ
نداء الجامعہ	لاہور

نورالحبیب	بصیرپور
نقیب ختم نبوت	ملتان

ان رسائل کے متعلق درج ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

دم تحریر مذکورہ سب رسائل شائع نہیں ہورہے بلکہ ان میں سے بعض جرائد بند ہو چکے ہیں تاہم اس میں شک نہیں کہ بند ہونے والے متعدد رسائل کئی سال تک جاری رہے ہیں۔ان رسائل میں سے بعض تو سیدھے اور سادے انداز میں دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادار کررہے ہیں جبکہ بعض رسائل مسلکی تبلیغ کے لئے مخصوص ہیں۔ بعض رسائل اعلیٰ درجہ کی ادبی وصحافتی اقدار روشن کئے ہوئے ہیں اس کی مثال میں ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کو بآسانی پیش کیا جاسکتاہے۔ بعض رسائل رائج الوقت اسلامی تحریکات میں سے کسی نہ کسی کی نمائندگی کرتے ہیں جیسے

ماہنامہ منہاج القرآن	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کاماہنامہ
ماہنامہ میثاق	ڈاکٹر اسرار احمد کاماہنامہ
ماہنامہ لولاک	مجلس تحفظ ختم نبوت کاماہنامہ
ماہنامہ نقیب ختم نبوت	مجلس احرار اسلام کاترجمان ہے۔

بعض رسائل نے خصوصی نمبر چھاپنے کا بہت اہتمام کیاہے۔ کئی اہم شخصیات پر خاص نمبر چھاپ کر نہ صرف ان کی حیات وخدمات اجاگر کیا ہے بلکہ دینی صحافت کو بھی ایک نیارخ دیاہے۔ان سب رسائل کا احاطہ کرنااس لئے ناممکن ہے، کہ اب یہ رسم چل نکلی ہے، کہ دینی مدارس ڈکلریشن حاصل کرنے کی قانونی کاروائی پوری کرنے کی مشقت اٹھانے کی بجائے آسان راستہ اختیار کرتے ہیں وہ یہ کہ رسالہ پر ”یکے از مطبوعات فلاں مدرسہ“ لکھ دیتے ہیں اور رسالہ چھاپ دیتے ہیں۔ متعدد رسائل اپنے قارئین میں علمی وفکری تحریک پیدا کرتے ہیں۔ انہیں جمود کا شکار نہیں ہونے دیتے ایسے رسائل میں ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ سرفہرست ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ مولانا زاہدالراشدی اور مدیر مولانا محمد عمار خان ناصر نے قارئین کو آزادی دے رکھی ہے، کہ وہ جو چاہیں لکھیں۔ حتی کہ وہ اپنے مسلمات کے خلاف بھی چھاپ دیتے ہیں۔ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور کو مذکورہ فہرست میں اس لئے شامل نہیں کیا کہ اس کا ادارتی عملہ کالج / یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ہے دینی مدارس کا پڑھاہوا نہیں ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ ماہنامہ ترجمان القرآن ایک شاندار علمی وفکری جریدہ ہے، جو کہ قارئین کو جھنجھوڑتا اور دل ودماغ کو متاثر کرتاہے۔ دینی رسائل کا یہ سنگین مسئلہ ہے کہ اس کے

خریدار بہت محدود ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے پرائیویٹ اور سرکاری ادارے اکثر انہیں اشتہارات نہیں دیتے، جسکی وجہ سے وہ مالی خسارہ کا شکار رہتے ہیں اور معاشی دباؤ کی تاب نہ لاکر عموماً بند ہو جاتے ہیں۔

(ب) خصوصی نمبر:۔

اخبارات ورسائل جب سے چھپنے شروع ہوئے ہیں تب سے ہی خصوصی نمبر چھاپنے کی روایت بھی چلی آرہی ہے۔ قومی اخبارات اپنے خصوصی ایڈیشن اکثر چھاپتے رہتے ہیں۔ موضوعات، وسائل اور حلقۂ اثر محدود ہونے کے باوجود دینی رسائل بھی خصوصی نمبر شائع کرتے رہتے ہیں۔

بعض رسائل نے خصوصی نمبر شائع کرنے کا منفرد ریکارڈ قائم کیا ہے، ان رسائل میں ماہنامہ الرشید لاہور سرفہرست ہے۔ اس رسالہ کے مدیر اعلیٰ مولانا حافظ عبدالرشید ارشد مرحوم نے درج ذیل خصوصی نمبر شائع کئے ہیں۔

(۱) مولانا حسین احمد مدنیؒ و اقبالؒ نمبر:۔

اس میں مولانا مدنی اور علامہ اقبال کے فکر مباحثہ پر تاریخی و تنقیدی مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ ممتاز اہل قلم نے اس بحث میں حصّہ لیا ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی کا تاریخی نام چراغ محمد تھا۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ نے شیخ الاسلام مولانا محمود الحسن دیو بندی کی زیر نگرانی تعلیم پائی۔ برصغیر کے علاوہ آپ مدینہ منورہ میں بھی تعلیم و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے۔ الرشید ٹرسٹ نے علامہ محمد اقبال کی تعلیمی کوششوں کے علاوہ ان کے خیالات، نظریات اور اعتقادات پر تفصیلی رسالہ جاری کیا۔

(۲) دارالعلوم دیو بند نمبر:۔

۱۸۹۰ء میں دارالعلوم دیو بند کے صد سالہ اجلاس کے موقع پر یہ نمبر شائع ہوا، جو کہ خاصا ضخیم ہے۔ سات صد سے زائد صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں دو کالم بنا کر باریک خط سے لکھا گیا ہے۔ اس طرح اس خاص نمبر میں کئی کتابوں کے برابر مواد آگیا ہے۔ دارالعلوم دیو بند کی خدمات کی مکمل عکاسی کی گئی ہے۔ ابتداء میں دارالعلوم دیو بند کی تمام اہم عمارت کی تصویریں دی گئی ہیں۔

(۳)شخصیات نمبر:۔

اس میں مدیر اعلیٰ نے مختلف شخصیات کے متعلق اپنے مشاہدات و تاثرات تحریر کئے ہیں بالفاظ دیگر یہ خاص نمبر مولانا عبد الراشید ارشد کی خود نوشت بھی ہے۔

(۴)مولانا ندوی و مولانا لدھیانوی نمبر:۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ایک بزرگ عالم دین اور اہم سکالر تھے۔ ہر دو شخصیات کے انتقال پر انہوں نے خصوصی نمبر شائع کیا تھا۔

(۵)نعت نمبر:۔

یہ نمبر دو جلدوں میں اعلیٰ ترین کاغذ پر طبع کیا گیا ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔

حصہ اول: عربی و عجمی شعراء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عربی زبان نظم میں جو خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ یکجا کیا ہے۔ ہر نظم کا ساتھ اردو ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

حصہ دوم: فارسی نظم میں شعراء کرام کا نعتیہ کلام اردو ترجمہ کے ساتھ درج کیا گیا۔

حصہ سوم: اردو نعت پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ کی نعتوں کے انتخاب میں خاصی تگ و دو کی گئی ہے۔ بیسیوں صفحات غیر مسلم حضرات کی نعتوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

اس نمبر کی ایک اضافی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ پر حاشیہ لگا کر چاروں طرف صلی اللہ علیہ وسلم باریک خط میں لکھا گیا ہے۔ نعتوں کے اندر بھی حضور علیہ السلام کے ذاتی و صفاتی ناموں کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح بلاشبہ اس خاص نمبر میں لاکھوں مرتبہ صلی

اللہ علیہ وسلم لکھا گیا ہے۔ مولانا حافظ عبد الرشید ارشد مرحوم نے بڑے ذوق وشوق اور محنت سے نعت نمبر مرتب کیا ہے، جو کہ انشاء اللہ ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔

ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کے خاص نمبر:۔

مولانا زاہد الراشدی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ ایک بین الاقوامی مبلّغ، خطیب، مفکر اور سکالر ہیں۔ روزنامہ اسلام اور روزنامہ پاکستان کے آپ مستقل کالم نگار ہیں۔ آپ الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام "الشریعہ" کے نام سے رسالہ نکال رہے ہیں۔ یہ رسالہ جب سہ ماہی تھا تو اس کا ہر شمارہ ایک خاص نمبر ہوا کرتا تھا۔ اور عنوانات بھی دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہوتے تھے مثلاً امریکہ اور عالم اسلام نمبر، حقوق انسانی نمبر، حقوق نسواں نمبر وغیرہ۔ ان نمبروں نے علمی و قومی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے۔ آج کل یہ رسالہ سہ ماہی کی بجائے ماہنامہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا مفسرِ قرآن نمبر:۔

مفسرِ قرآن مولانا صوفی عبد الحمید سواتی مرحوم ایک کہنہ مشق مدرس اور عالم دین تھے۔ آپ ایک نامور عالم دین تھے۔ آپ کی زیر نگرانی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے آپ کے بڑے صاحبزادہ مولانا محمد فیاض سواتی "ماہنامہ نصرۃ العلوم" کے نام سے ایک علمی پرچہ نکال رہے ہیں۔ یہ پرچہ مسلکی معاملات میں بہت حساس ہے اور علمائے دیوبند کی خدمات کا خوب پرچار کرتا ہے اور مخالف مسلک کے دلائل کا علمی رنگ میں جواب دیا جاتا ہے۔ مولانا سواتی کے انتقال پر مولانا محمد فیاضی خان سواتی نے اگست ۲۰۰۸ء میں مفسّر قرآن نمبر شائع کیا، جو کہ تقریباً سات صد صفحات پر مشتمل ہے، اس خاص نمبر پر مولانا سواتی کی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے خصوصی نمبر

حضرت لاہوریؒ نمبر:۔

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری، حضرت خلیفہ غلام محمدؒ دین پوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ شیر ان والا باغ لاہور میں ایک مدرسہ و مسجد کی آپ نے بنیاد رکھی، قرآن مجید کا ترجمہ کیا، روزانہ دو دفعہ درس قرآن دینے کا معمول رہا۔ آپ تحریک ریشمی رومال میں گرفتار رہے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ اور مولانا عبد اللہ سندھی سے بہت متاثر تھے اور ان کی فکر اسلامی کو عام کرتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے جاری کردہ رسالہ خدام الدین نے آپ کی خدمات کو محفوظ کرنے کے لئے ایک ضخیم نمبر شائع کیا جو کہ ۶۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نمبر ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا۔

مولانا عبید اللہؒ انور نمبر:۔

مولانا عبید اللہ انور مرحوم، مولانا احمد علیؒ لاہوری کے صاحبزادے اور ان کے علمی و روحانی جانشین تھے۔ آپ جمعیت علمائے اسلام کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ کچھ عرصہ مرکزی امیر بھی رہے۔ آپ صدر ایوب کے دور آمریت کے خاتمہ کے جدوجہد کرتے ہوئے پولیس کے سفاکانہ تشدد کا نشانہ بنے، شدید زخمی ہوئے، ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی۔ آپ کا ۱۹۸۷ء میں انتقال ہوا۔ آپ کی شخصیت و خدمات کے متعلق ہفت روزہ خدام الدین لاہور نے خاص نمبر شائع کیا۔

ماہنامہ الخیر ملتان کے خصوصی نمبر

مولانا محمد امینؒ اوکاڑوی نمبر:۔

مولانا محمد امین اوکاڑوی کے نام سے ظاہر ہے کہ وہ اوکاڑہ کے رہنے والے تھے۔ آپ ایک پرائمری ٹیچر تھے، لیکن عالم دین بھی تھے۔ آپ نے حضرت لاہوریؒ سے فیض پایا۔ وہ رہن سہن میں بہت سادہ مزاج تھے، وہ اہل حدیث مسلک کو چھوڑ کر دیوبندی بنے۔ وہ اہل حدیث مسلک کے نشیب و فراز سے واقف تھے۔ اس لئے اہل حدیث مناظران سے گفتگو کرنے سے گھبراتے تھے۔ زندگی کے آخری چند سال انہوں نے جامعہ خیر المدارس ملتان میں شعبہ تخصّص فی الدعوۃ والارشاد کے سربراہ کی حیثیت سے گزارے۔ وہ بلا کے صاحب مطالعہ، حاضر دماغ اور علمی استحضار رکھنے والے شخص تھے۔ آپ سے سینکڑوں علماء نے فیض پایا۔ ان کے وصال پر ماہنامہ الخیر ملتان نے ان کی خدمات کو محفوظ کرنے کے لئے خصوصی نمبر شائع کیا۔ سن اشاعت اگست، نومبر ۲۰۰۱ء ہے۔

مولانا مفتی عبدالستار نمبر:۔

مولانا مفتی عبدالستار جامعہ خیر المدارس ملتان کے صدر مفتی تھے۔ انھیں اسلامی فقہ پر عبور حاصل تھا۔ پاکستان کے بڑے مفتی حضرات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ وہ معروف عالم دین مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ہم جماعت تھے دونوں نے ٹنڈو اللہ یار میں دورہ حدیث اکٹھے پڑھا۔ وہ پچاس سال تک مسندِ افتاء پر متمکن رہے ہیں۔

ان کے انتقال کے بعد ماہنامہ الخیر ملتان نے ایک خاص نمبر شائع کیا، جس میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ یہ خاص نمبر اگست__ اکتوبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔

ماہنامہ الحسن لاہور کے خصوصی نمبر

جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مفتی محمد حسنؒ امر تسری کا قائم کردہ ادارہ ہے، جو کہ ملک کی معروف دینی درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ جامعہ اشرفیہ ۱۱۴ کنال رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ مدرسہ فیصل للبنات، مدرسہ القبااللساکین، مدرسہ اشرفیہ گارڈن ٹاؤن لاہور، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور، مدرسہ الحسن مل پور حسن ابدال، اس مدرسہ کی شاخیں درج ذیل ہیں۔

جامعہ اشرفیہ پشاور کا شعبہ تحفیظ القرآن بھی اس کے ماتحت ہے۔ اس مدرسہ کو یہ شرف حاصل ہے، کہ بڑے بڑے نامور علماء یہاں تدریس کرتے رہے ہیں مثلاً

۱۔ مولانا رسول خانؒ

۲۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

۳۔ مولانا محمد مالک کاندھلویؒ

۴۔ مولانا مفتی جمیل احمدؒ تھانوی

۵۔ مولانا محمد موسیٰ خانؒ روحانی البازی

اس وقت حضرت مولانا صوفی محمد سرور مدظلہ، مولانا عبید اللہ قاسمی، مولانا عبید الرحمن اشرفی اور مولانا فضل الرحیم مسند تدریس کو آراستہ کئے ہوئے ہیں۔

جامعہ اشرفیہ میں آن لائن فتویٰ دینے کا بھی انتظام ہے۔ جامعہ اشرفیہ سے ماہنامہ الحسن کے نام سے ایک رسالہ نکل رہا ہے۔ ماہنامہ الحسن کو مولانا محمد اکرم کاشمیری ایڈٹ کرتے ہیں۔ اس رسالہ نے بانی حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کے متعلق متعدد بار ضخیم نمبر شائع کئے ہیں جن میں سے اس وقت ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والا نمبر ہمارے پیش نظر ہے جو ۸۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ الحسن کے خصوصی نمبر میں سیرت نمبر، حکیم الامت نمبر اور جامعہ اشرفیہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس نمبر میں نامور علماء و سکالرز کے مضامین شامل ہیں۔(۱۱)

ماہنامہ نقیب ختم نبوت نمبر ملتان کے خصوصی نمبر

امیر شریعت نمبر:۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ان نادروزگار شخصیات میں سے ایک تھے، جن پر امت مسلمہ صدیوں ناز کرتی رہے گی۔ آپ برصغیر کے خطیب اعظم تھے، جب قرآن مجید پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا ابھی نازل ہو رہا ہے۔ آپ کہا کرتے تھے میرے دو دشمن ہیں انگریز اور قادیانی۔ ان دونوں کے خلاف آپ نے بھرپور جدوجہد کرتے ہوئے زندگی بسر کی۔ قیام پاکستان کے بعد سکندر مرزا نے آپ سے ملتان میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا مجھے اس سے کوئی کام نہیں اگر اسے کوئی کام ہے تو غریب خانہ پر آجائے۔ حکومت نے مختار مسعود کے واسطہ سے تین مربع زمین کی پیش کی، جو کہ آپ نے ٹھکرا دی۔ ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان نے اس مرد درویش اور مجاہد اعظم کے متعلق اہل قلم کے مضامین دو ضخیم جلدوں میں شائع کئے ہیں۔ کتابت و طباعت نہایت شاندار ہے۔

مولانا سید ابوذر بخاریؒ نمبر:۔

مولانا سید ابوذر بخاریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ علم، خطابت، ادبی ذوق اور حسن صوت وراثت میں پایا۔ اعلیٰ درجہ کے عالم دین، خطیب اور ادیب تھے۔ مدحت صحابہؓ اور تردید قادیانیت آپ کے خاص موضوعات تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو بہت

سے جہلاء برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ نے خصوصی طور ان کی سوانح وسیرت اجاگر کی اور خطبۂ جمعہ میں خلفائے راشدینؓ کے ساتھ آپؓ کے نام بھی اضافہ کیا۔ نقیب ختم نبوت ملتان نے ایک خاص نمبر میں آپ کی خدمات کو محفوظ کیا ہے۔

مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ نمبر:۔

مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری مرحوم، امیر شریعتؒ کے بیٹے تھے۔ آپ ایک بڑے قاری، عالم دین اور خطیب تھے۔ آپ چناب نگر (ربوہ) میں شان وشوکت سے داخل ہوئے سینکڑوں کارکن ہمراہ تھے۔ آپ نے نماز جمعہ ادا کی اور راتوں رات ایک مسجد تعمیر کر دی، جو کہ مسلمانوں کی پہلی جامعہ مسجد خیال کی جاتی ہے۔ اس "جرم" کی پاداش میں آپ گرفتار ہوئے اور پابند سلاسل رہے۔ آپ نے متعدد بار برطانیہ کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ آپ نے بھرپور طریقہ سے دینی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے انتقال پر ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان نے حسب روایت متعدد خصوصی اشاعتوں میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

ختم نبوت نمبر:۔

مرزا غلام احمد قادیانی (جو کہ جھوٹی نبوت کا دعوے دار تھا) کا انتقال ۶۲ مئی ۸۰۹۱ء کو ہوا تھا۔ مئی ۸۰۰۲ء کو سو سال ہونے پر قادیانی جماعت نے سو سالہ جشن منایا اور اسے خلافت جوبلی کا نام دیا۔

اس کے جواب میں تمام مسالک اور مذہبی جماعتوں نے ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کیں اور ناواقف مسلمانوں کو قادیانی دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ نے ایوان اقبال لاہور میں ۶۲ مئی ۸۰۰۲ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔ اس موقع پر مولانا مشتاق احمد چنیوٹی کی تحریر کردہ کتاب تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ شائع ہو کر متعارف ہوئی۔ مجلس احرار اسلام کے ترجمان رسالہ ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان نے حسب روایت ختم نبوت نمبر شائع کیا جو کہ جولائی ۸۰۰۲ء میں شائع ہوا۔ یہ خاص نمبر دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور خاصے کی چیز ہے۔

ماہنامہ حق چاریارؓ چکوال کے خاص نمبر

مولانا قاضی مظہر حسین نمبر:۔

مولانا قاضی مظہر حسین، معروف عالم دین مولانا کرم دین کے صاحبزادہ تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، حضرت حسین احمد مدنی کے شاگرد اور خلیفہ مجاز تھے۔ آپ ابتدائی دور میں جمعیت علمائے اسلام میں شامل تھے، بعد ازاں جماعت اسلامی کے ساتھ سیاسی اتحاد کی وجہ سے الگ ہوگئے اور تحریک خدام اہل سنت کی بنیاد رکھی۔ جماعت اسلامی، مولانا مودودی اور اہل تشیع کے متعلق بے لچک روّیہ رکھتے تھے۔ آپ کا ضلع چکوال، جہلم میں حلقہ اثر زیادہ ہے۔ تاہم مریدین کا سلسلہ پورے پنجاب پر محیط ہے۔ آپ نے مسلکی حوالہ سے وسیع لٹریچر تیار کیا۔ کئی کتابیں جماعت اسلامی اور شیعیت کے خلاف تحریر کیں۔ زندگی کے آخری دور میں آپ نے ماہنامہ حق چار یارؓ جاری کیا، جس میں عظمت صحابہؓ اور مسلکی حوالہ سے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ آپ کی وفات پر ماہنامہ حق چار یارؓ نے خصوصی نمبر شائع کیا، جو کہ بہت ضخیم ہے۔ ۱۳۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا ہے۔

مولانا قاضی عبداللطیفؒ نمبر:۔

مولانا قاضی عبداللطیفؒ جہلم کے رہنے والے تھے۔ وہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور مولانا احمد علیؒ لاہوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ اہل تشیع اور دیگر معاملات پر وہ مولانا قاضی مظہر حسین کے ہم نوا تھے۔ اس لئے وہ تحریک خدام اہل سنت میں شامل ہوگئے۔ اور وہ جماعت کے مرکزی رہنما شمار ہوتے تھے۔ آپ نے جہلم میں جامعہ حنفیہ قائم کیا، جو کہ گنبد والی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے انتقال پر ماہنامہ حق چار یارؓ نے خصوصی نمبر شائع کیا جو کہ تین سو سے زائد صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ نمبر جولائی تا نومبر ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔

مولانا محمد امین اوکاڑویؒ نمبر:۔

مولانا محمد امین اوکاڑوی دیوبندی مسلک کے مناظر علماء میں سے ایک تھے۔ آپ کی حیات و خدمات کے متعلق ماہنامہ حق چار یارؓ نے ایک خاص نمبر شائع کیا جو کہ ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

ماہنامہ لولاک کے خاص نمبر

مولانا تاج محمودؒ نمبر:۔

مولانا تاج محمود کا تفصیلی تعارف ایک دوسری جگہ تفصیلاً گزر چکا ہے۔ آپ ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئے۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے جانشین صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے والد عظیم کے متعلق ایک خاص نمبر شائع کیا۔ بعد ازاں صاحبزادہ طارق محمود نے سوانح مولانا تاج محمودؒ کے نام سے ایک ضخیم کتاب بھی شائع کی۔

امیر شریعتؒ نمبر:۔

مولانا تاج محمود مرحوم، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے قریبی رفقاء میں سے ایک تھے۔ آپ نے اپنے مرحوم قائد کی ہمہ گیر شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے خاص نمبر شائع کیا، جو کہ ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل تھا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا مفتی محمودؒ نمبر:۔

مولانا مفتی محمود مرحوم ایک نامور عالم دین، مفتی اور سیاست دان تھے۔ آپ مدرسہ شاہی مراد آباد کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں طویل عرصہ شیخ الحدیث رہے۔ آپ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل تھے۔ متعدد بار ایم این اے منتخب ہوئے۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ بھی رہے، بھٹو حکومت کی ریشہ دوانیوں کے سبب وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیا۔ آپ رہن سہن میں سادہ مزاج تھے، سیاسی آلودگیوں سے پاک صاف رہنے کے سبب انہیں درویش وزیر اعلیٰ اور درویش سیاستدان کے خطاب دیئے گئے۔ ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کے سربراہ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ کی حیات و خدمات کے متعلق جمعیت علمائے اسلام کے ترجمان رسالہ "ترجمان اسلام" نے اپریل ۱۹۸۱ء میں ۱۶۰ صفحات پر مشتمل خاص نمبر شائع کیا۔

ماہنامہ تعلیم القرآن کا شیخ القرآن نمبر:۔

مولا غلام اللہ خان پاکستان کے معروف علماء وخطباء میں سے ایک تھے۔ آپ کو قرآن مجید کی درس و تدریس سے غایت شغف کے باعث شیخ القرآن کا لقب دیا گیا۔ آپ نے تفسیر جواہر القرآن کے نام سے تین جلدوں میں ایک تفسیر لکھی۔ بعض علمی وجوہ کی بنا پر علمائے دیوبند کی اکثریت نے اس سے اختلاف کیا۔

آپ ایک حق گو خطیب تھے۔ حق گوئی کی وجہ سے متعدد بار پابند سلاسل ہوئے۔ مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی آپ کی حسین یادگار ہے۔ آپ نے ماہنامہ تعلیم القرآن کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کر رکھا تھا، جو کہ اہم دینی رسائل میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کے انتقال کے بعد ماہنامہ تعلیم القرآن نے جون ۱۸۹۱ء میں ایک خاص نمبر شائع کیا، جو کہ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

ماہنامہ المنبر کے فیصل آباد خاص نمبر

ماہنامہ المنبر کے مدیر اعلیٰ مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف مرحوم قومی وطبی حلقوں میں اشرف لیبارٹریز کے بانی کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ان کی ایک دوسری پہچان یا خصوصیت بھی ہے وہ یہ کہ آپ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کے بانی و مہتمم تھے وہ ایسے معتدل مزاج اہل حدیث تھے کہ اپنے مدرسہ میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا سید ابو الحسن علیؒ ندوی جیسے دیوبند بزرگوں کو بلا کر ان کے بیانات کراتے تھے۔ وہ تعصب جو آج کل اہل حدیث حضرات کی پہچان بنتا جارہا ہے اس سے وہ کوسوں دور تھے۔ آپ نے المنبر کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کر رکھا تھا۔۱۹۷۴ء سے پہلے کے دور میں آپ نے المنبر کو قادیانیت کے علمی تعاقب کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اس دور کے متعدد شمارے ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ

- ☆ کوئی شمارہ رد قادیانیت سے خالی نہ ہوتا تھا بلکہ اکثر مضامین قادیانیت کے متعلق ہوا کرتے تھے۔
- ☆ اکثر شمارے کم از کم سو صفحات پر مشتمل ہوا کرتے تھے۔ قادیانیت کے خلاف یہ علمی محاسبہ المنبر کی خصوصیت تھی بالفاظِ دیگر المنبر کا ہر شمارہ ایک خاص شمارہ ہوا کرتا تھا۔

ہفت روزہ الاعتصام کا مولانا بھوجیانی نمبر:۔

مولانا محمد عطاء اللہ بھوجیانی(۸۰۹۱ء__ ۸۹۱۷ء) اہل حدیث مسلک کے ممتاز عالم دین اور سکالر تھے۔ آپ مولانا حافظ محمد گوندلوی کے شاگردِ خاص تھے۔ آپ ابتداءً گوجرانوالہ میں تدریس کرتے رہے، بعد ازاں مولانا داؤد غزنوی کی تحریک مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور میں آ گئے اور شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریسی فرائض سر انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی شیخ الحدیث رہے۔ وہاں سے ملازمت چھوڑی تو کوئی ملازمت اختیار نہیں کی۔ علمی و تحقیقی کاموں میں مگن رہے۔ حدیث کی مشہور کتاب "سنن نسائی" پر حواشی لکھے ان کی تعلیقات کے ساتھ یہ کتاب کئی بار شائع ہوئی۔ اسی طرح مؤطا امام مالک اور سنن ابن ماجہ پر حواشی تحریر کئے۔ المکتبہ السلفیہ کی بنیاد رکھی اور کئی کتابیں شائع کیں۔ حافظ احمد شاکر آپ کے صاحبزادے ہیں، جو کہ شیش محل روڈ پر مدرسہ و کتب خانہ کا نظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہفت روزہ الاعتصام کے نام سے ایک رسالہ جاری کر رکھا تھا۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی شخصیت پر مارچ ۵۰۰۲ء میں ایک ضخیم نمبر شائع کیا جو کہ ۰۳۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔(۱۲)

ہفت روزہ الاعتصام کا مولانا محمد حنیف ندویؒ نمبر

مولانا محمد حنیفؒ اہل حدیث مسلک کے ممتاز سکالرز حضرات میں سے ایک تھے۔ آپ نو عمری میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے وابستہ ہوئے اور چھتیس سال وابستہ رہے۔ آپ ۸۰۹۱ء میں پیدا ہوئے۔ ندوۃ العلماء لکھنو میں پانچ سال زیر تعلیم رہے۔ پاکستان بننے کے بعد لاہور میں باقی ماندہ زندگی بسر کی۔ آپ نے درج ذیل کتابیں تصنیف کیں۔

۱۔ مسئلہ اجتہاد
۲۔ سرگزشت غزالیؒ
۳۔ عقلیات ابن تیمیہؒ
۴۔ افکار ابنِ خُلدونؒ
۵۔ تعلیمات غزالی
۶۔ مکتوب مدنی

۷۔ مسلمانوں کے عقائد وافکار

۸۔ مطالعہ قرآن

۹۔ مطالعہ حدیث

۱۰۔ لسان القرآن

۱۱۔ اساسیات اسلام

۱۲۔ تفسیر سراج البیان

مولانا محمد حنیف ندوی کا ۲۱ جولائی ۱۸۹۱ء کو انتقال ہوا تو ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے ۲۳۔۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو خصوصی نمبر شائع کیا، جس میں مولانا کی خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ یہ خاص نمبر ۱۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔(۱۳)

ماہنامہ ضیائے حرم کے خصوصی نمبر

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کے بانی و مدیر اعلیٰ پیر محمد کرم شاہ الازھری تھے۔ آپ ضیائے حرم کے خاصے جاندار نمبر شائع کرتے رہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

۲۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

۳۔ فاروق اعظمؓ نمبر

۴۔ ختم نبوت نمبر

۵۔ صدیق اکبرؓ نمبر

۶۔ شمس العارفین نمبر

آپ کے انتقال کے بعد اس رسالہ کے درج ذیل نمبر شائع ہوئے

۱۔ ضیاء الامت نمبر

۲۔ ڈاکٹر عبد القدیر نمبر

ضیائے حرم 1970ء سے شائع ہو رہا ہے اور ہر ماہ دس ہزار کی تعداد میں یہ رسالہ چھپتا ہے۔

ضیائے حرم

ذرائع ابلاغ میں صحافت کو حد درجہ اہمیت حاصل ہے۔ بر صغیر پاک وہند کی مختلف دینی، سیاسی اور معاشرتی اصلاح کی تحریکوں کی کامیابی میں صحافت نے جاندار کردار ادا کیا ہے۔ اگر "زمیندار"، "الھلال" جیسے رسائل واخبارات نہ ہوتے تو شاید تحریک خلافت اور بعد ازاں تحریک پاکستان کو اتنی گرم جوشی نصیب نہ ہوتی۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس شعبہ کی اہمیت مزید بڑھ گئی۔ قوم کے نونہالوں کی صحیح تربیت اور کاروبار حکومت چلانے والوں کے لئے درست سماں کی رہنمائی اور غلط راستوں سے روکنے کا فریضہ یقیناً صحافت کی ذمہ داری تھی۔

بے شک اس میدان میں قوم کے ذہین افراد نے ترقی کی منازل طے کیں۔ لیکن اس مقدس شعبہ کے وقار اور غیر جانبدار تجزیاتی انداز کا بھرم رکھنے میں منفی صورت حال غالب رہی۔ ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ قوم کے فکری اور نظریاتی خلفشار کو ختم کر کے اسے یک جہتی بخشنے کی بجائے مذہبی، علاقائی اور لسانی گروہ بندیوں نے صحافت کی آڑ میں اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل شروع کر دی۔ مملکت خداداد پاکستان کی وہ آبادی جو دینی حوالوں سے معتدل اور معاشرتی لحاظ سے رودار اور وسیع الظرف تھی۔ اس کی حوصلہ مندی اور جذبہ ایثار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تنگ نظر فرقوں نے اس کی زندگی اجیرن کر دی۔ محسنِ ملک وملت حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ صورت حال دیکھی تو احساس کی امڈتی لہر نے ان الفاظ کا روپ دھا رلیا۔ آپ نے فرمایا: "میدان صحافت سے تو گویا کسی منظم سازش کے تحت اسلام کی حقیقی نمائندہ قوتوں کو نکال باہر کر دیا گیا ہے۔"

جہاں احساس زیاں کی یہ کیفیت ہو وہاں رد عمل بھی اتنا ہی مثبت ہونا چاہیے تھا۔ اس وقت جب پوری قوم ایک کشمکش میں زندگی بسر کر رہی تھی۔ دور ایوبی ختم ہو چکا تھا۔ سرمایہ داری کی چکی میں پسی ہوئی قوم شدتِ کرب سے کراہ رہی تھی اور نظریاتی طور پر ڈانوں ڈول قوم کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر اشتراکیت کے سائے لحہ بہ لحہ گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ آپ نے مناسب ترین حل تلاش کیا اور میدان صحافت میں ایک ماہنامہ فقر غیور اور عشق خود آگاہ کا نقیب بنا کر قوم کی نذر کیا جسے اہل دل "ضیائے حرم" کے نام سے جانتے ہیں۔ "ضیائے حرم" نے واقعی "فقر غیور" اور "عشق خود آگاہ" کا نقیب بن کر دکھایا اور سوشلزم کے امڈتے ہوئے سیلاب کے سامنے سد سکندری کا کام دیا۔

"ضیائے حرم" کا پہلا شمارہ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں منظر عام پر آیا۔ "ضیائے حرم ایسے پر آشوب دور میں مطلع صحافت پر طلوع ہو رہا ہے جب کہ ہر طرف فتنوں کے جھکڑ چل رہے ہیں اور سازشوں کے جال بچھائے جارہے ہیں اور ان مہیب خطرات کے باوجود اتحاد اور اتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ میر کارواں کو شکوہ ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ کارواں والوں کو گلہ ہے کہ میر کارواں کا کردار مشکوک ہے اور وہ اعتماد کے قابل نہیں۔ بے حسی انتشار اور بے یقینی کی وبا زوروں پر ہے۔ ان حالات میں ضیائے حرم کو اپنا اہم اور تلخ فریضہ ادا کرنا ہے۔ مخالفت کے طوفانوں میں کلمہ حق کہنا ہے۔ بہتان تراشیوں کے ہجوم میں راہِ راست کی نشان دہی کرنا ہے۔ بے یقینی کے اندھیروں میں ایمان ویقین کے چراغ روشن کرنے ہیں۔

ماہنامہ جمال کرم کا "ضیاء الامت کی علمی خدمات" نمبر

ماہنامہ جمال کرم ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس اور پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم ورک کے زیر ادارت لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ان حضرات نے ۱۴۲۹ھ میں ایک خاص نمبر شائع کیا جس کا نام رکھا "حضور ضیاء الامت کی علمی خدمات، اس نمبر میں پیر محمد کرم شاہ الازھری کی علمی وفکری خدمات پر ۱۱ مقالات شائع کئے گئے ہیں جبکہ شعراء کا منظوم خراج عقیدت بھی شامل ہے کل صفحات ۴۲۲ ہیں۔

ماہنامہ جمال کرم کا "ضیاء الامت کی علمی خدمات" نمبر

ماہنامہ جمال کرم ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس اور پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم ورک کے زیر ادارت لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ان حضرات نے ۱۴۲۹ھ میں ایک خاص نمبر شائع کیا جس کا نام رکھا "حضور ضیاء الامت کی علمی خدمات، اس نمبر میں پیر محمد کرم شاہ الازھری کی علمی وفکری خدمات پر ۱۱ مقالات شائع کئے گئے ہیں جبکہ شعراء کا منظوم خراج عقیدت بھی شامل ہے کل صفحات ۲۲۴ ہیں۔

الجامعہ

ضلع چنیوٹ کے ایک دیہی علاقے جامعہ محمد شریف کے دینی مدرسہ سے "الجامعہ" ماہنامہ 1949ء سے شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں علومِ قرآن، حدیث، فقہ، سوالات وجوابات، ملکی حالات اور مسلم اُمہّ کے بارے میں مضامین تحریر کیے جاتے ہیں۔ مولانا محمد ذاکر نے یہ دینی مدرسہ قائم کیا تھا۔ مولانا محمد نافع اور مولانا رحمت اللہ اب اس دینی ماہنامے کو چھپوا رہے ہیں۔ الجامعہ کے چند خاص نمبر یہ ہیں۔

۱۔ سیرت نمبر

۲۔ مولاناذاکر نمبر

۳۔ اتحاد نمبر

۴۔ فلسطین نمبر (۱۴)

ماہنامہ محدث کے خصوصی نمبر

ماہنامہ محدث ماڈل ٹاؤن لاہور سے مولانا حافظ عبد الرحمن مدنی اور مولانا محمد حسن مدنی کے زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ باپ بیٹا دونوں اگرچہ اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن مضامین کا رنگ علمی، فکری و اصلاحی ہوتا ہے۔ مسلکانہ بحثیں اس میں بہت کم شائع ہوتی ہیں۔ اس کے مضامین خاصے جاندار اور قارئین کو متاثر کرتے ہیں اور ایک پیغام دیتے ہیں۔ ماہنامہ محدث لاہور نے بھی کئی خاص نمبر شائع کئے ہیں مثلاً

۱۔ رمضان المبارک نمبر

۲۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

۳۔ مولانا اصلاحی نمبر

۴۔ غامدی نمبر

ماہنامہ محدث اور اکثر دینی جرائد ہر سال سیرت النبیؐ نمبر رمضان نمبر، عید الاضحی نمبر، شائع کرتے رہتے ہیں۔

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کا دارالعلوم نمبر

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے جاری کردہ رسالہ ہے۔ ۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے بعد مذکورہ رسالہ نے دارالعلوم نمبر شائع کیا، جس میں سکالر حضرات کے مقالات و مضامین دارالعلوم دیوبند کے متعلق شائع کئے گئے۔ کئی اہم نظمیں بھی شامل اشاعت ہیں۔

ماہنامہ عرفات

مفتی محمد حسین نعیمی نے 1957ء سے ماہنامہ عرفات جاری کیا۔ یہ ماہنامہ مسلسل ہر ماہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کی تعداد 1100 رسائل ماہانہ ہے۔ مفتی محمد حسین کی وفات سے لے کر آج تک یہ ماہنامہ جاری ہے۔ ڈاکٹر سرفراز حسین نعیمی کی شہادت کے بعد مدرسہ جامعہ نعیمہ کی ذمہ داری مولانا مفتی سرفراز حسین نعیمی کے بیٹے نے سنبھالی ہے۔

ماہنامہ کے چند خصوصی نمبر درج ہیں۔

۱۔ میلاد نمبر 1924

۲۔ قرآت نمبر 1984

۳۔ اعلیٰ حضرت نمبر 1970

۴۔ نوادراتِ قرآن نمبر 1972

۵۔ تعلیم نمبر س۔ن

۶۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نمبر 1973

ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کا مولانا حبیب اللہ امر تسری نمبر

مولانا حبیب اللہ کلرک امر تسری، مولانا ثناء اللہ امر تسری اور مولانا ظہور احمد بگوی (آف بھیرہ) کے رشتہ دار تھے۔ آپ محکمہ انہار میں کلرک تھے اس لئے کلرک کا لفظ آپ کا تعارف اور پہچان بن گیا۔ آپ ایک نامور مناظر تھے۔ قادیانی کتابوں کے حافظ تھے۔ حیرت انگیز قوت حافظ کے مالک تھے۔ آپ نے قادیانیت کے خلاف چھوٹے بڑے متعدد کتابچے شائع کئے جو کہ تعداد میں سولہ ہیں۔ آپ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں فوت ہوئے۔ آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے صاحبزادہ ابرار احمد بگوی نے ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کا خاص نمبر شائع کیا، جس میں آپ کی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ خاص نمبر 1999ء میں شائع ہوا۔

ماہنامہ کنز الایمان کا ختم نبوت نمبر

ماہنامہ کنزالایمان لاہور سے بریلوی مکتبہ فکر کا ترجمان رسالہ ہے۔ اس رسالہ نے ۱۹۷۴ء میں ختم نبوت نمبر شائع کیا جو کہ ڈائجسٹوں کے سائز اور انداز میں طبع ہوا۔ مضامین خاصے علمی اور جاندار ہیں۔

خصوصی نمبروں پر طائرانہ نظر

نام رسالہ	خاص نمبر کا موضوع
الرشید لاہور	نعت نمبر
الرشید لاہور	مدنی واقبال نمبر
الرشید لاہور	دارالعلوم دیوبند نمبر
الرشید لاہور	شخصیات و تاثرات نمبر
الرشید لاہور	مولانا علی میاںؒ نمبر
الشریعہ گوجرانوالہ	امریکہ اور عالم اسلام نمبر
الشریعہ گوجرانوالہ	حقوق انسانی نمبر
الشریعہ گوجرانوالہ	حقوق نسواں نمبر
نصرۃ العلوم گوجرانوالہ	مفسّر قرآن نمبر
خدام الدین لاہور	مولانا لاہوریؒ نمبر
خدام الدین لاہور	مولانا عبید اللہؒ انور نمبر
خدام الدین لاہور	مولانا بنوریؒ نمبر
الخیر ملتان	مولانا اوکاڑوی نمبر
الخیر ملتان	مفتی عبد الستار نمبر
الحسن لاہور	مفتی محمد حسن نمبر

نقیب ختم نبوت ملتان	امیر شریعت نمبر
نقیب ختم نبوت ملتان	سید ابو ذر بخاری نمبر
نقیب ختم نبوت ملتان	سید عطاء المحسن بخاری نمبر
نقیب ختم نبوت ملتان	ختم نبوت نمبر
حق چار یارؓ چکوال	قاضی عبد اللطیفؒ نمبر
حق چار یارؓ چکوال	مولانا قاضی مظہر حسینؒ نمبر
حق چار یارؓ چکوال	مولانا اوکاڑوی نمبر
لولاک ملتان	مولانا بنوری نمبر
لولاک ملتان	امیر شریعت نمبر
لولاک ملتان	مولانا تاج محمود نمبر
ترجمان اسلام لاہور	مفتی محمود نمبر
تعلیم القرآن راولپنڈی	دار العلوم نمبر
تعلیم القرآن راولپنڈی	شیخ القرآن نمبر
المنبر فیصل آباد	قادیانیت پر غیر محدود خاص نمبر
الاعتصام لاہور	مولانا عطاء اللہ حنیفؒ نمبر
الاعتصام لاہور	مولانا محمد حنیفؒ ندوی نمبر
ضیائے حرم	میلاد النبیﷺ نمبر
ضیائے حرم	سیرت النبیﷺ نمبر
ضیائے حرم	صدیق اکبرؓ نمبر
ضیاءے حرم	فاروق اعظمؓ نمبر

ضیائے حرم	ختم نبوت نمبر
ضیائے حرم	شمس العارفین نمبر
ضیائے حرم	ضیاء الامت نمبر
ضیائے حرم	ڈاکٹر عبد القدیر نمبر
جمال کرم لاہور	ضیاء الامت کی علمی خدمات نمبر
محدث لاہور	رمضان المبارک نمبر
محدث لاہور	رسول مقبولؐ نمبر
محدث لاہور	مولانا اصلاحی نمبر
محدث لاہور	غامدی نمبر
کنز الایمان	ختم نبوت نمبر
شمس الاسلام بھیرہ	مولانا حبیب اللہؒ امر تسری نمبر

اردو صحافت میں مولانا مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا کوثر نیازی، ملک نصر اللہ عزیز، مولانا نعیم صدیقی، اسعد گیلانی، پروفیسر خورشید احمد، محمود فاروقی، حمید اللہ صدیقی، آسی ضیائی اور سراج منیر وغیرہ بہت اہم نام ہیں پروفیسر غفور شاہ قاسم، نے اسلامی ادیبوں کے بارے میں یوں رائے کا اظہار کیا ہے۔"اسلامی تحریک کے ادیبوں نے زندگی اور ادب سے متعلق تمام موضوعات پر صاف ستھری، پاکیزہ اور سلجھی ہوئی زبان میں اور ہر صنف اور ہر پیرایہ میں بہت کچھ تخلیق کیا۔"(۱۵)

مختلف زمانوں میں صاحب قلم نے مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں قلم آزمائی کی جس کی وجہ سے مدارس میں دینی تعلیمات اپنی اصل حالت میں ہمارے سامنے ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ امت کی اصلاح میں جو کام تصنیف و تالیف کرتا ہے۔ وہ بڑے بڑے لیڈروں کی فوج بھی نہیں کر سکتی۔ اصلاح امت میں تصنیف و تالیف کا ایک بڑا حصہ ہے۔ مدرسین کرام نے اس دور میں بذریعہ قلم بندگان خدا کی بیداری، اصلاح اعمال، اصلاح عقائد، اصلاح معاملات اور اس کے علاوہ ہر موضوع پر محنت اور کوشش کی ہے۔ اکابرین اشاعت نے ہر موضوع پر چاہے وہ اعمال کی اصلاح ہو، عقائد

کی درستی ہو، معاملات اور معاشرت میں رہنمائی ہو۔ تعلیم و تعلم ہو، خطابت و تقریر ہو، دعوت و تبلیغ ہو، درس و تعلیم ہو، ہر میدان میں مدارس دینیہ کے علمائے اشاعت کی خدمات اور کوششیں لائق تحسین و تعریف ہیں۔

دینی صحافت کا یہ ہمہ گیر اور مربوط نظام قومی سطح پر یکجہتی اور استحکام پیدا کرتا ہے، قومی سوچ کا رخ متعین کرتا ہے، قوم کی فکری تہذیب میں مدد دیتا ہے، تحقیق اور تجسس کے جذبے کو ابھارتا ہے، سیاسی اور ملی شعور بیدار کرتا ہے۔ قوم اور معاشرے میں خود اعتمادی اور حوصلہ مندی پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ نیز یہ عوام کو کوکسی اعلیٰ مقصد کے لیے تیار کرنے کا نہایت موثر ذریعہ ہے علاوہ ازیں یہ بین الاقوامی سطح پر قوموں کے درمیان آگاہی اور رابطے اور ابلاغ و تفہیم کا وسیلہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعصابی اور نفسیاتی جنگ اور تہذیبی یلغار کا بھی بہترین حربہ ہے۔ اس کے ذریعے نیکی کی تبلیغ بھی کی جاسکتی ہے اور خلق خدا کو راہ حق سے بھٹکایا بھی جاسکتا ہے۔

حواشی، حوالہ جات

1 ۔ فرہنگ تلفظ، مرتبہ، شان الحق حقی، ص،676-677، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان2002،

,Farhang Zazan, Martab, Shanul Haq Haqi, pp. 676-677, Islamabad, Muqtad Dara Qaumi Language 2002

2۔ نسیم اللغات اُردو، مرتبین، سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، سید قائم رضا نسیم امروہوی، ص،626، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1961ء

Naseem Al-Laghat Urdu, compiled by Syed Murtaza Hussain Fazil Lakhanvi, Syed Qaim Raza Naseem Amrohavi, p. 626, Lahore, Sheikh Ghulam Ali and Sons, 1961

3 ۔ جواہر اللغات اُردو، مرتبہ۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی، ص463، لاہور، کتابستان پبلیشنگ کمپنی، س ن

All languages Urdu, times. Prof. Bashir Ahmad Siddiqui, p. 463, Lahore, Kitabastan Publishing Company, No

4 ۔ عبد السلام خورشید، فن صحافت، ص13، لاہور، مکتبہ کارواں1988ء

Abdul Salam Khurshid, The Art of Journalism, p. 13, Lahore, Maktaba's Current, 1988

5 ۔ڈاکٹر سید عبدالسراج، مرتبہ، صحافت 1-، ص9، اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، 2015،

.Dr. Syed Abdul Siraj, Martab, Journalism 1−, p. 9, Islamabad, Allama Iqbal Open University, 2015

6 ۔ قرآن مجید، سورۃ الحجرات، آیت نمبر6

Holy Qur'an, Surah Hujarat, verse 6

7 ۔ کنور محمد دلشاد، ذرائع ابلاغ اور تحقیقی طریقے، ص25، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1999ء۔

.Kunwar Muhammad Dilshad, Mass Media and Research Methods, p. 25, Islamabad, Muqtadra Qaumi Zaban, 1999

8۔ سید عبید السلام زینی، اسلامی صحافت، ص25، لاہور، ادارہ معارف اسلامی، 1988ء

Syed Ubaid Salam Zaini, Islamic Journalism, p. 25, Lahore, Institute of Islamic Education, 1988

9۔ڈاکٹر سید عبدالسراج, مرتبہ, صحافت-ا، ص41، اسلام آباد، علامہ اقبال یویورسٹی 2015،

Dr. Syed Abdul Siraj, Martab, Journal−A, p. 41, Islamabad, Allama Iqbal University, 2015

10۔ڈاکٹر عبدالسلام خورشید، کاروان صحافت، ص1، کراچی انجمن ترقی اردو پاکستان 1962ء

Dr. Abdus Salam Khurshid, Caravan of Journalism, p. 1, Karachi and Najman Development, Urdu Pakistan, 1962

11۔الحسن، بیاد مفتی محمد حسن امرتسری، مرتبہ، محمد اکرم کاشمیری، لاہور، جامعہ اشرفیہ، 2007ء

Al Hasan, Bayad Mufti Muhammad Hasan Amritsari, Martab, Muhammad Akram Ka Shamiri, Lahore, Jamia Ashrafia, 2007

12 ۔ الاعتصام، بیاد مولانا محمد عطاءاللہ حنیف بھوجیانی، مرتبین، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری نعیم الحق وغیرہ، لاہور، شیش محل، 2005ء

Al-Itsam, Bayad Maula Na Muhammad Ataullah Hanif Bhujia, editors, Hafiz Salahuddin Yusuf, Qari Naeemul Haq, .etc., Lahore, Sheesh Mahal, 2005

13 ۔الاعتصام،بیاد مولانا محمد حنیف ندوی، مرتبین، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری نعیم الحق وغیرہ،لاہور، دارالدعوۃ السلفیہ،1988ء

Al-Itsam, Bayad of Maulana Muhammad Hanif Nadvi, compilers, Hafiz Salahuddin Yusuf, Qari Naeemul Haq, etc., Lahore, Darul Dawat al-Salafiya, 1988

14۔الجامعہ، سیرت نمبر، مولانا محمد رحمت اللہ،لاہور، آئیڈیل پرٹینگ،1986ء

Al Jamia, Sirat No. Maulana Muhammad Rahmatullah, Lahore, Ideal Printing, 1986

15 ۔غفور شاہ قاسم، پاکستانی ادب (شناخت کی نصف صدی)، ص349،راولپنڈی، ریز پبلی کیشنز،2000،

,Ghafoor Shah Qasim, Pakistani Literature (Half Century of Identity), p. 349, Rawalpindi, Reese Publications, 2000